سید ہو کر مرزائی

ہارون. سید نسل کے ممبروں کے واسطے یہی کیا کم ہے کہ وہ اپنے آباء کے طرز و انداز مذہب و مشرب سے جداگانہ رفتار رکھتے ہوں... سیادت کے ساتھ مرشی سُنیت ہیں اور مع ذالک مرزائیت کی شاخ بھی اپنے ساتھ بڑھالی ہے... ایسی تخیب سادات پر حسرت نہیں بلکہ حیرت ہوتی ہے مگر چونکہ یہ زمانہ بدیع العجائب ہے لہٰذا ایسا ممکن ہے کہ موتی کا تناسخ خرمہرہ میں... ؎ پدرم روضۂ رضواں بدو گندم بفروخت ناخلف باشم اگر من بجوے نفروشم +

صادق اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے یٰاَیُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآىِٕلَ لِتَعَارَفُوْا اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ (پ ۲۶ س الحجرات ع ۲) **ترجمہ** اے لوگو تحقیق ہمنے پیدا کیا تمکو ایک مرد اور عورت سے اور بنایا ہمنے تمکو کنبے اور قبیلے تاکہ ایکدوسرے کو پہچانو تحقیق بڑا معزز تم میں سے وہ ہے نزدیک اللہ کے جو زیادہ پرہیزگار ہے. تحقیق اللہ جاننے والا خبردار ہے۔ جناب امام محمد باقرؑ سے منقول ہے کہ آپ نے جابر جعفی سے فرمایا۔ تحقیق خداتعالیٰ کی رشتہ داری و قرابت کسی کے ساتھ نہیں سب سے زیادہ خدا کا دوست وہ ہے جو سب سے زیادہ... پرہیزگار ہو.. جو خدا کا فرمانبردار اور مطیع ہوگا ہمارا بھی دوست ہے اور جو اسکی نافرمانی کرے ہمارا دشمن ہے (عین الحیات مجلسی اردو مطبوعہ لاہور صفحہ ۳۰۳)

حضرت امام زین العابدینؑ نے فرمایا ہے کہ بہشت تو واسطے متقی کے ہے اگرچہ غلام حبشی ہو اور دوزخ واسطے گنہگار کے ہے اگرچہ سید قریشی ہو (تفسیر عمدۃ البیان اردو مطبوعہ دہلی زیر آیۃ فَلَآ اَنْسَابَ بَیْنَهُمْ یَوْمَىِٕذٍ ص ۴۲۳) **کلینیؒ** نے بسند صحیح حضرت امام جعفر صادقؑ سے روایت کی ہے کہ حضرت رسول اللہ نے اپنی دختر عم یعنی ضباعہ دختر زبیر بن عبدالمطلب کو مقداد بن اسود سے تزویج کیا اور فرمایا کہ میں نے ضباعہ کو مقداد کے ساتھ اسلیے تزویج کیا ہے کہ حسب و نسب کی رعایت نکاح کرنے میں برطرف ہے وہ اٹھ جائے پس تم لوگ بھی رسول خدا کی سنت کی پیروی کرو اور آگاہ ہو کہ خدا کے نزدیک تم سب میں زیادہ ذی شخص گرامی تر وہ ہے جو کہ سب سے زیادہ پرہیزگار ہے (ترجمہ حیات القلوب جلد ۲ حصہ ۲ صفحہ $\frac{151}{152}$) اسی کتاب کے صفحہ ۱۰۱۰ میں لکھا ہے۔ "حضرت رسول یہ سنکر بالائے

منبر تشریف لے گئے اور خطبہ پڑھنے کے بعد فرمایا تحقیق کہ حضرت آدمؑ کے زمانہ سے اس وقت تک تمام لوگ کنگھی کے دندانوں کی مانند ہیں اور عرب کو عجم پر کوئی فضیلت ہے نہ گورے کو کالے پر مگر تقویٰ و پرہیزگاری کے سبب سلمان وہ دریا ہے جو آخر نہیں ہوتا اور وہ خزانہ ہے جو تمام نہیں ہوتا سلمان ہم اہل بیت سے ہے امام رضاؑ سے روایت ہے کہ حسن الوشا کو فرمایا تھا ابن نوح کا ذکر کرتے ہوئے کہ انہ کان منا لم يطع الله فليس منا وانت اذا اطعت الله فانت منا اهل البيت یعنی اسی طرح جو کوئی خدا کا فرمانبردار نہ ہو خواہ وہ ہم میں سے ہو لیکن وہ ہم میں سے نہیں اور تو بھی اگر خدا کا فرمانبردار ہو تو تو اہل بیت میں سے ہے (منقول از دلیل العرفان ص ۱۵۰-۱۵۴) پس ہم سادات کو لازم ہے کہ صرف قومی و نسلی (خونی و لحمی) سیادت پر ناز نہ کریں بلکہ تقویٰ و طہارۃ باطنی کو معیار کرامت عنداللہ قرار دیں۔ اسی رسالہ اصلاح میں مضمون زیر بحث درج ہے ص۳۵ پر لکھا ہے۔

"جس وقت سے حر اگر شریک لشکر امام ہوا تھا اسی وقت سے وہ گویا بنی ہاشم بلکہ بنی فاطمہ میں شامل ہو گیا تھا خواہ وہ کسی قبیلہ کا تھا"

آبا کے طرز و انداز مذہب و مشرب کی پیروی کے متعلق قرآن کریم کا ارشاد سنیے ولٰکن الذين كفروا يفترون على الله الكذب واكثرهم لا يعقلون ۝ واذا قيل لهم تعالوا الى ما انزل الله والى الرسول قالوا حسبنا ما وجدنا عليه آباءنا اولو كان آباؤهم لا يعلمون شيئا ولا يهتدون (المائدہ) ترجمہ: ولیکن جو کافر ہیں باندھتے ہیں اللہ پر جھوٹ اور بہت ان کے نہیں سمجھتے اور جب کہا جاتا ہے انکو اس طرف اسکے جو اتارا اللہ نے اور طرف رسول کے کہتے ہیں کافی ہے ہمکو وہ کہ پایا ہمنے جس پر اپنے باپ دادوں کو اگرچہ ہوں انکے باپ دادے نہ جانتے کچھ اور نہ ہدایت پاتے۔ پھر ارشاد ہے فبشر عبادي الذين يستمعون القول فيتبعون احسنه اولئك الذين هداهم الله واولئك هم اولوا الالباب۔ (سورۃ الزمر) ترجمہ: پس خوشخبری دے میرے بندوں کو وہ جو سنتے ہیں بات کو پھر پیروی کرتے ہیں اس کے بہتر کی یہ لوگ ہیں کہ جنکو ہدایت کی اللہ نے اور یہ لوگ وہی ہیں ذوی عقل۔

چونکہ سادات کا پہلا فرض ہے کہ وہ کتاب اللہ و سنت رسول اللہ کے حقیقی متبع بنیں اسلیے لازم ہے کہ وہ صرف مدعی سنیت ہی نہیں بلکہ فی الحقیقت اہل السنۃ ہوں۔

ملا خلیل قزوینی شیعی شارح اصول کافی کو ایک موقعہ پر اس ضرورت کا احساس ہوا ہے اسلئے آپ نے فخریہ لکھا ہے۔ "واہل سنۃ در حقیقت شیعہ دوازدہ امام اند" (صافی شرح کافی کتاب العقل صد۔ ۱۵۱) رہی مرزائیت جو صحیح لفظوں میں احمدیت ہے کوئی نیا دین نئی شریعت نہیں۔ وہی مقدس اور مصطفائی محمدی شریعت ہے پس سادات کو اُس سے اجتناب و احتراز کی تحریک متعصبانہ حماقت اور کرشمہ جہالت ہے۔ مرزائیت کے ذکر سے اگر مغل قوم کی تحقیر مراد ہے تو یہ بےعلمی اور بےعقلی کا فساد ہے۔ کیونکہ تاریخ شہادت دیتی ہے کہ یہ قوم یافث بن نوح علیہ السلام کی اولاد ہے اور تفسیر صافی سورہ کہف صلا میں لکھا ہے وفی العلل عن الہادی جمیع الترک والتقالب دیاجوج وماجوج والصین من یافث یعنی علل میں امام الہادی سے مروی ہے کہ ترک و اہل تقالب یاجوج ماجوج اور چینی لوگ یافث کی اولاد سے ہیں۔ پس عیاں ہے کہ مغل بھی نبی زادے ہیں۔ اور امامنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تو مطابق الہام فارسی الاصل ہونے کے علاوہ بنی فاطمہ میں بھی داخل ہیں کیونکہ آپ کی بعض جدات خاندانی روایات کے مطابق سیدانیاں تھیں اور آپکو ایک مشہور خاندان سادات کی دامادی کا بھی شرف حاصل ہے اور محب اہل بیت ہونیکی شہادت میں آپکا یہ شعر کافی ہے ؎

جان و دلم فدائے جمالِ محمدؐ است خاکم نثارِ کوچۂ آلِ محمدؐ است

قرآن کریم کا ارشاد ہے وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ (الرعد) ہر قوم کے لیے ہادی آیا ہے پس ضرور ہے کہ آنحضرت سے پہلے قوم مغل میں بھی کوئی ہادی آیا ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد قیامت کے لیے خداوند تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے وَمَن يُطِعِ الرَّسُولَ فَأُولَٰئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِم الخ (سورۃ النساء) جسکا مطلب یہ ہے کہ تمام اقوام عالم پر الٰہی نعمتوں کا دروازہ کھلا ہوا ہے اور منعم علیہم کون لوگ ہیں نبی۔ صدیق۔ شہید اور صالح۔ آیت مذکورہ کے عموم میں قوم مغل بھی داخل ہے مستثنیٰ نہیں۔ پس اس قوم کی تحقیر کی کوئی وجہ شرعی اور عقلی موجود نہیں۔ دراصل معترضین کی یہ نکتہ چینی اُن یہودیوں کی مماثلت کی وجہ سے ہے جنھوں نے سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب پر کمر بستہ ہو کر نَحْنُ أَبْنَاءُ اللَّهِ وَأَحِبَّاؤُهُ کا (المائدہ) آوازہ کسا تھا یعنی ہم خدا کے بیٹے اور

اُسکے دوست ہیں اس مدعی نبوت کی ہمارے مقابلہ میں کچھ حقیقت نہیں۔ چونکہ حدیث نبوی میں خبر دی گئی ہے کہ امت محمدی اخیر زمانہ میں قوم یہود کی مشابہ اور مثیل بنجائے گی اسلیے ضرور تھا کہ مسیح محمدی کے ظہور کے وقت امت محمدی کے بعض افراد یہود کی طرح نحن ابناء اللہ واحباءہ کے نعرے لگائیں۔ اس ضرورت کو ممتاز الافاضل اور ان کے اقران اور اماثل نے پورا کر دکھایا مگر ایسی سادہ نکتہ چینیاں محض بیہودہ ہیں۔ اخرجہ یا مولانا اخرجہ یا مولانا کی صدا میں لگانیوالی اور عجل اللہ ظہورہ وغیرہ دعائیں مانگنے والی صدیوں کی منتظر قوم کا فرض تھا کہ مہدی موعود کے دعوے کو سنکر کم سے کم اس دعوی کی تحقیقات کی طرف ٹھنڈے دل سے متوجہ ہوجاتی مگر بدقسمتی سے اُسنے خیالی ڈھکوسلوں اور خود تراشیدہ اصولوں کو سنۃ اللہ پر ترجیح دیکر حق کی مخالفت اور مامور من اللہ کی تکذیب پر کمر باندھی۔ سچ ہے اَفَكُلَّمَا جَاءَكُمْ رَسُولٌ بِمَا لَا تَهْوٰی اَنْفُسُكُمُ اسْتَكْبَرْتُمْ فَفَرِيقًا كَذَّبْتُمْ وَفَرِيقًا تَقْتُلُونَ ۝ سورہ بقرہ ع ۱۱۔ پس کیا جب کبھی لایا تمہارے پاس کوئی رسول وہ چیز جو نہیں چاہتے تھے تمہارے جی تو تکبر کیا تم نے پس ایک فریق کو جھٹلایا اور ایک فریق کو قتل کرتے ہو۔ دنیا میں جب کوئی رسول آتا ہے تو ایک فریق اُسکی تکذیب پر کمربستہ ہوکر استہزاء کا طریق اختیار کرتا ہے۔ مولوی ہارون صاحب! آپنے بھی وہی طریق پسند کیا اور ماموریں اللہ اور اُسپر ایمان لانیوالوں کی تحقیر میں کوئی دقیقہ اُٹھا نہیں رکھا۔ انجام وہی ہوگا جو ہوا کرتا ہے یعنی وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ۔ اگر آپ سمجھ سے کام لیتے تو کچھ دقت پیش نہ آتی اور شوخی کی آپ کو جرأت نہ ہوتی۔ شیعہ مذہب کے مطابق امام جعفر صادق رضؓ نے علم نجوم کی وجہ سے ہند کے ایک برہمن خاندان کو اپنے خاندان سے تشبیہ دی ہے ملاحظہ ہو کافی کتاب الروضہ اور غایت المقصود حائری ص۱ میں مہدی موعود کا لقب فرزند سید خلائق کشن بزرگوار تسلیم کیا ہے اور اسی کتاب کے صہ ۱۰-۱۱ میں نبی آخر الزمان کے بزرگتر وصی کا لقب بشن مانا ہے اور مہدی موعود کا لقب خلیفہ رام نقل کیا ہے ظاہر ہے کہ رام کے خلیفہ پر ہنومان جی کا اطلاق ہوسکتا ہے پس آپنے حضرت مسیح موعود مہدی مسعود مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی شان میں جو ہنومان جی کا لفظ لکھا ہے یہ شیعہ مسلمات کی بناپر مومنوں کی نظر میں وجہ تحقیر نہیں ہوسکتا آپ کی خوش فہمی کے ہم ذمہ وار نہیں ضرورت زمانہ اور سنۃ اللہ پر آپ نظر ڈالتے تو یہی

تو بھی یہ عقدہ حل ہو سکتا تھا۔ دیکھیے شیعوں کے اعتقاد کے مطابق ابتدائے آفرینش عالم سے کوئی نہ کوئی نبی یا وصی ہدایت خلق کے لیے ہمیشہ اور مسلسل خدا کی طرف سے مامور ہو کر آتا رہا ہے اسی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ائمہ کا سلسلہ جاری رہا مگر ایک ہزار برس کا زمانہ گزرتا ہے کہ پہلے زمانہ کی طرح کوئی ہادی مزکی نبی یا وصی اصلاح خلق میں کوشش کرتا ہوا نظر نہیں آتا۔ دنیا پکار اٹھی ہے کہ لاریب قد فسد الزمان لیکن دارالامان قادیان کے سوائے کسی جگہ سے یہ آواز نہیں آتی کہ منہم امام الزمان۔ حالانکہ امامت انتظام امت کے لیے ہی ہے جیسا کہ نہج البلاغہ میں مرقوم ہے آپ فرماتے ہیں کہ ایسی نجیب سادات پر حسرت نہیں بلکہ حیرت ہوتی ہے میں کہتا ہوں کہ آپ کے حصہ میں حسرت کا آنا بیجا نہیں۔ قرآنی شہادت ہے کہ کذالک یریہم اللہ اعمالہم حسرات علیہم سورہ بقرہ۔ وجہ یہی بیان کی ہے یحسرۃ علی العباد ما یاتیہم من رسول الا کانوا بہ یستہزؤن۔ اور آپ کی حیرت بھی بجائے خود ہے قرآن مجید اسکی کیفیت یوں بیان فرماتا ہے کالذی استہوتہ الشیاطین فی الارض حیران (الانعام) یہی دلیل ہے ایسے ہی لوگوں کے لیے۔ آپ کا وہ قول کہ یہ دور دور انقلابی ہے لہذا ایسا ممکن ہے کہ موتی کا تناسخ خرمہرہ میں زمرد و یاقوت کا تناسخ سنگ رخام میں انسان کا تناسخ چھچھوندر یا جعل میں ہو جائے بالکل درست ہے اور آپ کا پیش کیا ہوا یہ شعر کہ ؎ پدرم روضۂ رضواں بدو گندم بفروخت ٭ ناخلف باشم اگر من بجوے نفروشم ٭ ضرور آپ کے حسب حال ہے۔ چند مثالیں اسکی تائید میں میں بھی پیش کیے دیتا ہوں۔

(۱) امیر معاویہ اور یزید کا یہ مذہب تھا کہ اہل حل و عقد اگر کسی نااہل کو خلیفہ منتخب کر لیں تو وہ خلیفہ برحق نہیں ہو سکتا انتخاب کی کارروائی دوبارہ ہونی چاہیے چنانچہ امیر معاویہ کے خط مندرجہ شرح میثم مطبوعہ طہران جزو ۱ سے یہ بات ظاہر ہے اور وہ یہ ہے "اما بعد فلعمری لو بایعک القوم الذین بایعوک وانت بری من دم عثمان کنت کابی بکر و عمر و عثمان ولکنک اغریت بعثمان وخذلت عنہ الانصار فاطاعک الجاہل وقوی بک الضعیف وقد ابی اہل الشام الا قتالک حتی تدفع الیہم قتلۃ عثمان فان فعلت کانت شوری بین المسلمین۔ اسکے جواب میں امیر علیہ السلام فرماتے ہیں" وہ بیعت جو جیسے

کی گئی ایک بیعت ہی اسمیں دوبارہ نظر کی گنجائش نہیں نہ اسمیں از سر نو اختیار حاصل ہو سکتا ہے اس سے خروج کرنیوالا اسپر طعنہ زنی کرنیوالا ہے اور اسمیں تفکر کو دخل دینے والا مداہن و منافق ہے فرمان جناب امیر بنام امیر معاویہ۔ نہج البلاغہ اردو صفحہ ۳۰۱-۳۰۲ "جو تو نے سوال کیا ہے کہ میں قاتلان عثمان کو تیرے پاس بھیجدوں مینے اس امر میں بہت کچھ نظر دوڑائی مگر مجھے نظر نہ آیا کہ انھیں تیرے یا تیرے غیر کے پاس بھیجدینا میرے امکان میں ہے۔ نہج البلاغہ صفحہ ۳۸۲-۳۸۳ قسم خدا کی مینے محاصرہ کو اُس سے دفع کیا (یعنی حضرت عثمان سے۔ ناقل) نہج البلاغہ اردو صفحہ ۳۷۱ ہماری حالتیں یکساں ہیں مگر وہ ابتداء یہ ہوئی کہ خون عثمان میں اختلاف پیدا ہو گیا حالانکہ ہم اس سے بری تھے (نہج البلاغہ اردو صفحہ ۴۶۷)۔

اب شیعہ جو سیادت کے مدعی ہیں کیا جناب امیر کے مذہب کو چھوڑ کر معاویہ و یزید کے مذہب پہ نہیں چل رہے؟ بلکہ ان سے دو قدم آگے نہیں بڑھ چلے کیونکہ وہ اجماع اہل حل و عقد کو بالکل ہی بیکار سمجھتے اور اسپر پھبتیاں اڑاتے ہیں حالانکہ جناب امیر نے اپنے پہلے خط میں لکھا تھا

انما الشوری للمھاجرین والانصار الی قولہ ذالک

(۲) قرآن شریف میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کی شان میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ازواجہ امھاتھم اور جناب امیرؑ نے جنگ جمل کے بعد ام المؤمنین حضرت عائشہؓ کے حق میں فرمایا ولھا بعد حرمتھا الاولیٰ والحساب علی اللہ یعنی حضرت عائشہ کا ادب و احترام بعد ازیں پہلے کی طرح کیا جائے گا اور حساب اللہ کے سپرد ہے مگر شیعہ جناب امیر کے ارشاد کے خلاف ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ کی شان میں گستاخی و بے ادبی کا کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھتے۔

(۳) کتاب من لا یحضرہ الفقیہ میں مصنف نے فصول اذان کا ذکر کر کے لکھا ہے کہ مفوضہ لعنہم اللہ نے اذان میں اشھد ان علیا ولی اللہ اور اشھد ان علیا امیر المؤمنین حقًا بڑھا دئے ہیں۔ کس قدر حیرت انگیز بات ہے کہ سیادت کے مدعی شیعہ آباء کرام کے طرز و طریق مذہب و مشرب کو چھوڑ کر مفوضہ کی تقلید کرتے چلے آتے ہیں۔

(۴) عشرہ محرم میں جو تعزیہ داری علم برداری تابوت و دلدل وغیرہ وغیرہ کی رسمیں بڑے

جوش و خروش کے ساتھ انجام دی جاتی ہیں انکا ائمہ اطہار کے قول و فعل سے کہیں پتہ نہیں چلتا۔ مورخوں نے معز الدولہ دیلمی کے حالات بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ۳۵۲ھ میں سب سے پہلے اسی نے محرم کی دسویں تاریخ شہادت امام حسین علیہ السلام کی یادگار میں مقرر کی اور جبراً لوگوں کو حکم دیا کہ ماتم برپا کریں اور گریہ و زاری کریں سیاہ لباس پہنیں کاروبار ترک کر دیں اور دوکانیں مقفل کر دی جائیں اور عورتیں سر کے بال کھولکر نکلیں اور ماتم کریں۔ تاریخ اسلام اردو مطبوعہ حمیدیہ پریس لاہور صفحہ ۲۳۲ - اور ہادی التواریخ مولوی محمد باقر دہلوی مطبوعہ مطبع یوسفی دہلی کے صفحہ ۱۴۰ میں برضمن حالات امیر تیمور لکھا ہے کہ "یہ بادشاہ حقیقت میں مذہب حقہ امامیہ رکھتا تھا گو کہ اظہار ملقب بہ شیعہ نہیں تھا رسم نقل ضریح مقدسہ جناب سید الشہداء ہند میں اسی کے عہد سے ہے۔" تعجب ہے کہ ہندی شیعوں میں سے جو سیادت کے مدعی ہیں وہ ایک طرف تو مرزائیت کی تکفیر کرتے ہیں اور دوسری طرف مرزا دبیر کے کلام کو عملاً قرآن شریف پر ترجیح دیتے اور مرزا تیمور لنگ کی ایجاد کردہ رسم نقل ضریح یعنی تعزیہ داری کو شیعیت کی جان اور دین و ایمان سمجھتے ہیں پس سید نسل کشمیریوں کے واسطے یہی کیا کم ہے کہ وہ اپنے آباء کے طرز و انداز مذہب و مشرب سے جداگانہ رفتار رکھتے ہوں ؎

غور طلب دنیا میں جتنے حمل اسقاط ہوتے ہیں۔ جتنے چھوٹے چھوٹے بچے تھوڑی عمر کے ہوتے ہیں جتنے بہادر مارے جاتے ہیں۔ وہ سب کے سب براہمن کی عورت کی بددعا سے ہی مرتے ہیں (اتھروید ۵-۱۷-۷) ترجمہ پنڈت اکھلانند)۔ وید کو ایشوری گیان بتلانے والو! بتلاؤ۔ کیا تمھاری عقل اور مدعی محولہ بالا وید منتر کے مضمون کے صحیح ہونے کا فتوےٰ دیتی ہے؟ ہاں ذرا انصاف کو مدنظر رکھتے ہوئے بتلانا۔

دوسرا منتر "جو کنیا (لڑکی) پہلے خاوند کو حاصل ہو کر۔ اسکے مرنے پر دوسرے خاوند کو حاصل کرتی ہے۔ اگر وہ دونو اج پنچ اودن کا ہوم کریں تو پھر جدائی نہیں ہوگی (اتھروید) ترجمہ پنڈت اکھلانند) نکاح ثانی یا پُنرلواہ پھر مضحکہ اڑانے والے ہندو دوست فرور بالضرور اس وید منتر کے مضمون پر غور کریں ؎

(فضل حسین احمدی مہاجر دارالامان)